© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۳۵ تا ۱۳۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ ۨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾

ترکیب: ’’کُوْنُوْا‘‘ کا اسم اس میں ’’اَنْتُمْ‘‘ کی ضمیر ہے۔ ’’قَوّٰمِیْنَ‘‘ اور ’’شُھَدَآءَ‘‘ دونوں اس کی خبر ہیں۔ ’’عَلٰی اَنْفُسِکُمْ‘‘ کا مبتدأ اور خبر دونوں محذوف ہیں۔ پورا جملہ کچھ اس طرح ہوتا ’’وَلَوْ ھُوَ ضَرْبٌ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ‘‘۔ ’’اَلْوَالِدَیْنِ‘‘ اور ’’اَلْاَقْرَبِیْنَ‘‘ ’’عَلٰی‘‘ پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہیں۔ لفظ ’’اَوْلٰی‘‘ افعل تفضیل ہے۔ ’’بِھِمَا‘‘ میں تثنیہ کی ضمیر ’’اَلْوَالِدَیْنِ‘‘ اور ’’اَلْاَقْرَبِیْنَ‘‘ کے لیے ہے۔ ’’تَلْوٗ‘‘ کا مفعول ’’اَلْسِنَتَکُمْ‘‘ محذوف ہے۔ ’’لِلّٰہِ جَمِیْعًا‘‘ میں لفظ ’’اَللّٰہ‘‘ پر لام تملیک ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ: اے لوگو جو	اٰمَنُوْا: ایمان لائے ہو
كُوْنُوْا: تم ہو جاؤ	قَوّٰمِيْنَ: بہت زیادہ نگرانی کرنے والے
بِالْقِسْطِ: انصاف کی	شُهَدَآءَ: (اور) گواہی دینے والے
لِلّٰهِ: اللہ کے لیے	وَلَوْ: اور اگر چہ (وہ پڑے)
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ: تمہارے اپنے آپ پر	اَوِ الْوَالِدَيْنِ: یا والدین پر
وَالْاَقْرَبِيْنَ: اور قرابت داروں پر	اِنْ يَّكُنْ: اگر وہ ہوں
غَنِيًّا: مالدار	اَوْ فَقِيْرًا: یا محتاج
فَاللّٰهُ: تو اللہ	اَوْلٰى: زیادہ حمایتی ہے
بِهِمَا: ان دونوں کا	فَلَا تَتَّبِعُوا: پس تم پیروی مت کرو
الْهَوٰٓى: خواہش کی	اَنْ: کہ
تَعْدِلُوْا: انصاف (نہ) کرو	وَاِنْ: اور اگر
تَلْوٗٓا: تم مروڑتے ہو (زبانوں کو)	اَوْ: یا
تُعْرِضُوْا: بے رخی کرتے ہو	فَاِنَّ اللّٰهَ: تو یقیناً اللہ
كَانَ: ہے	بِمَا: اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ: تم لوگ کرتے ہو	خَبِيْرًا: باخبر
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ: اے لوگو جو	اٰمَنُوْٓا: ایمان لائے ہو
اٰمِنُوْا: تم ایمان لاؤ	بِاللّٰهِ: اللہ پر
وَرَسُوْلِهٖ: اور اس کے رسولوں پر	وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ: اور اس کتاب پر جو
نَزَّلَ: اس نے بتدریج اتاری	عَلٰى رَسُوْلِهٖ: اپنے رسول پر
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ: اور اس کتاب پر جو	اَنْزَلَ: اتاری
مِنْ قَبْلُ: اس سے پہلے	وَمَنْ: اور جو
يَّكْفُرْ: انکار کرے گا	بِاللّٰهِ: اللہ کا
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ: اور اس کے فرشتوں کا	وَكُتُبِهٖ: اور اس کی کتابوں کا
وَرُسُلِهٖ: اور اس کے رسولوں کا	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ: اور آخری دن کا
فَقَدْ ضَلَّ: تو وہ گمراہ ہوا ہے	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا: دور کی گمراہی میں
اِنَّ الَّذِيْنَ: بے شک جو لوگ	اٰمَنُوْا: ایمان لائے
ثُمَّ: پھر	كَفَرُوْا: انہوں نے کفر کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ثُمَّ اٰمَنُوْا : پھر ایمان لائے	ثُمَّ كَفَرُوْا : پھر کفر کیا
ثُمَّ : پھر	ازْدَادُوْا : وہ زیادہ ہوئے
كُفْرًا : بلحاظ کفر کے	لَّمْ يَكُنِ : تو ہرگز نہیں ہے
اللّٰهُ : اللہ	لِيَغْفِرَ : کہ وہ معاف کرے
لَهُمْ : ان کو	وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ : اور نہ (یہ) کہ وہ ہدایت دے ان کو
سَبِيْلًا : راستے کی	بَشِّرِ : آپ بشارت دیجیے
الْمُنٰفِقِيْنَ : منافقوں کو	بِاَنَّ : اس کی کہ
لَهُمْ : ان کے لیے	عَذَابًا اَلِيْمًا : ایک دردناک عذاب ہے
الَّذِيْنَ : (یہ) وہ لوگ (ہیں) جو	يَتَّخِذُوْنَ : بناتے ہیں
الْكٰفِرِيْنَ : کافروں کو	اَوْلِيَآءَ : کارساز
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ : مؤمنوں کے علاوہ	اَ : کیا
يَبْتَغُوْنَ : یہ لوگ تلاش کرتے ہیں	عِنْدَهُمُ : ان کے پاس
الْعِزَّةَ : عزت کو	فَاِنَّ الْعِزَّةَ : تو یقیناً عزت تو
لِلّٰهِ : اللہ ہی کی ملکیت ہے	جَمِيْعًا : کل کی کل

نوٹ ۱ : آیت ۱۳۵ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بہت واضح ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا ہے کہ انصاف کرو بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کی نگہبانی کرنے والے بنو۔ اس طرزِ کلام سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انصاف کرنے کا اختیار تو معاشرے میں چند افراد کو حاصل ہوتا ہے اور انصاف کرنا ان کا فرض ہے' البتہ انصاف کی نگہبانی کرنا معاشرے کے ہر فرد پر فرض ہے۔ اس لیے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حق بات کہنے اور حق کی گواہی دینے سے گریز کرے' خواہ اس کے نتیجے میں اپنا نقصان ہوتا ہو یا والدین اور رشتہ داروں کا نقصان ہوتا ہو' مزید یہ کہ اس فرض کی ادائیگی میں نہ تو کسی مالدار کی کوئی رعایت کرے اور نہ کسی غریب پر ترس کھائے۔

ہم لوگ اپنے رب کے اس حکم کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ہر شخص کو اس کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔

نوٹ ۲ : آیت ۱۳۶ میں جو لوگ ایمان لا چکے ہیں' انہیں حکم دیا جا رہا ہے کہ تم لوگ ایمان لاؤ۔ یہ دراصل اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کی بات ہے۔ اس لیے کہ ایک شخص جب دین کی مبادیات کا زبان سے اقرار کر لیتا ہے تو وہ اہل ایمان کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ اب اس سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ جن باتوں کا زبان سے اقرار کیا ہے' ان پر اب دلی یقین کی کیفیت بھی پیدا کرو۔ اس حکم کی اہمیت کو سمجھ لیں۔

اس دنیا میں کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف زبانی اقرار کی بنیاد پر ہوگا' کیونکہ دلی یقین کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناپنے کا ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے۔ اس کا وجود یا تو ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اس میں کسی کمی بیشی کا امکان نہیں۔ اس لیے دُنیوی حقوق میں تمام مسلمان برابر ہیں۔ کسی باپ کا ایک بیٹا عابد وزاہد اور فرمانبردار ہے، جبکہ دوسرا بیٹا فاسق وفاجر اور نافرمان ہے، لیکن والد کے انتقال پر ترکہ میں دونوں کو برابر حصہ ملے گا۔ فرمانبردار کو زیادہ اور نافرمان کو کم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی اولاد کو عاق کرنے کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔

آخرت میں فیصلے کے وقت بھی پہلے زبانی اقرار کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ اقرار کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کا حساب الگ الگ ہوگا۔ اقرار کرنے والوں کی نمازوں کی پہلے گنتی ہوگی۔ اگر نمازوں کی گنتی پوری ہوگی تو حساب کتاب آگے بڑھے گا اور باقی نیکیوں کی گنتی ہوگی۔

اعمال کی گنتی کے بعد ان کا وزن ہوگا۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں دلی یقین کی ضرورت پڑے گی۔ اس لیے کہ ایک مسلمان دلی یقین کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا اور دوسرا یقین سے خالی دل کے ساتھ نیکیاں کرتا رہا، تو دونوں کی نیکیاں گنتی میں اگر برابر بھی ہوں، تب بھی وزن میں برابر نہیں ہوں گی۔ ایک نیکی کے عوض دس سے سات سو نیکی کے اجر کے فیصلے میں نیکی کرنے والے کے ظروف واحوال کے ساتھ اس کی نیت اور دلی کیفیت کا بھی عمل دخل ہوگا۔ اس لیے زبانی اقرار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کا مطالبہ ہے کہ دلی یقین بھی پیدا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے مطالبے کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جس طرح زبانی اقرار ایک جامد حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی کا امکان نہیں ہے، اسی طرح دلی یقین ایک متغیر حقیقت ہے اور اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے آخرت میں کامیابی کے خواہش مند مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دلی یقین کے لیے فکرمند رہے، اللہ سے دعا بھی کرتا رہے اور اسے برابر چیک بھی کرتا رہے۔ جس طرح ذیابیطس کا مریض صبح وشام اپنا شوگر لیول چیک کرتا ہے۔

آیات ۱۴۰ تا ۱۴۱

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾

خ و ض

خَاضَ يَخُوْضُ (ن) خَوْضًا : (۱) پانی کی تہہ میں اترنا (۲) بال کی کھال نکالنا، لاحاصل گفتگو کرنا، بے پر کی اڑانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خَائِضٌ (اسم الفاعل) : لاحاصل گفتگو کرنے والا۔ ﴿وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ﴾ (المدثر)
''اور ہم لوگ لاحاصل گفتگو کرتے تھے لاحاصل بات کرنے والوں کے ساتھ۔''

ح و ذ

حَاذَ يَحُوْذُ (ن) حَوْذًا : حفاظت کرنا' نگہبانی کرنا۔

اِسْتَحْوَذَ (استفعال) اِسْتِحْوَاذًا : گھیر لینا' غالب ہونا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''سَمِعْتُمْ'' کا مفعول ''اٰيٰتِ اللّٰهِ'' ہے۔ ''بِهَا'' میں ''هَا'' کی ضمیر ''اٰيٰتِ اللّٰهِ'' کے لیے ہے۔ ''جَمِيْعًا'' تمیز ہے اور تاکید کے لیے ہے۔ ''اِنْ'' شرطیہ کی وجہ سے ''كَانَ'' کا ترجمہ حال میں ہو گا۔ ''فَتْحٌ'' اور ''نَصِيْبٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ اور ''كَانَ'' کا اسم ہیں' ان کی خبریں محذوف ہیں۔ ''وَنَمْنَعْكُمْ'' کا مجزوم ہونا بتا رہا ہے کہ یہ ''اَلَمْ'' پر عطف ہے۔ ''لَنْ يَّجْعَلَ'' کا مفعول ''سَبِيْلًا'' ہے۔

ترجمہ:

وَقَدْ نَزَّلَ : اور وہ (یعنی اللہ) اتار چکا ہے
عَلَيْكُمْ : تم پر
فِي الْكِتٰبِ : کتاب میں
اَنْ : کہ
اِذَا : جب کبھی
سَمِعْتُمْ : تم سنو
اٰيٰتِ اللّٰهِ : اللہ کی آیات کو
يُكْفَرُ : (کہ) انکار کیا جاتا ہو
بِهَا : ان کا
وَيُسْتَهْزَاُ : اور مذاق اڑایا جاتا ہو
بِهَا : ان کا
فَلَا تَقْعُدُوْا : تو مت بیٹھو
مَعَهُمْ : ان کے ساتھ
حَتّٰى : یہاں تک کہ
يَخُوْضُوْا : وہ لوگ بے پر کی اڑائیں
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ : ان کے علاوہ کسی اور بات میں
اِنَّكُمْ : یقیناً تم
اِذًا : پھر تو
مِّثْلُهُمْ : ان جیسے ہو گے
اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ : منافقوں کو جمع کرنے والا ہے
وَالْكٰفِرِيْنَ : اور کافروں کو
فِيْ جَهَنَّمَ : جہنم میں
جَمِيْعًا : سب کو
الَّذِيْنَ : (یہ) وہ لوگ (ہیں) جو
يَتَرَبَّصُوْنَ : انتظار کرتے ہیں
بِكُمْ : تمہارے بارے میں
فَاِنْ : پھر اگر
كَانَ : ہوتی ہے
لَكُمْ : تمہارے لیے
فَتْحٌ : کوئی فتح
مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے
قَالُوْٓا : تو وہ کہتے ہیں
اَلَمْ نَكُنْ : کیا ہم نہیں تھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مَّعَكُمْ : تمہارے ساتھ
كَانَ : ہوتا ہے
نَصِيْبٌ : کوئی حصہ
اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ : کیا ہم قابو یافتہ نہ تھے
وَنَمْنَعْكُمْ : اور کیا ہم نے نہیں بچایا تم کو
فَاللّٰهُ : پس اللہ
بَيْنَكُمْ : تمہارے درمیان
وَلَنْ يَّجْعَلَ : اور ہرگز نہیں بنائے گا
لِلْكٰفِرِيْنَ : کافروں کے لیے
سَبِيْلًا : کوئی الزام
وَاِنْ : اور اگر
لِلْكٰفِرِيْنَ : کافروں کے لیے
قَالُوْٓا : تو وہ کہتے ہیں
عَلَيْكُمْ : تم پر
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ : مؤمنوں سے
يَحْكُمُ : فیصلہ کرے گا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : قیامت کے دن
اللّٰهُ : اللہ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ : مؤمنوں پر

نوٹ ۱ : سورۃ النساء مدنی ہے۔ اس سے پہلے مکی دور میں سورۃ الانعام کی آیت ۶۸ میں یہی حکم آ چکا تھا جس کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

نوٹ ۲ : اللہ کی آیات کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے کے مفہوم میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے قیامت تک کے لیے ان لوگوں کو بھی شامل کیا ہے جو قرآن کی غلط تفسیر کریں یا اس کے معانی میں تحریف کریں یا بدعات نکالیں (مظہری' ج ۲' ص ۲۶۳)۔ تفسیر بحر محیط میں ہے کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ جس بات کا زبان سے کہنا گناہ ہے اس کا کانوں سے با اختیار سننا بھی گناہ ہے۔ اس بارے میں اختلاف رائے ہے کہ جب وہ اس گفتگو کو ختم کر کے کوئی بات شروع کر دیں تو پھر ایسے لوگوں کی مجلس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ تفسیر مظہری میں دونوں آراء کی تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بلا ضرورت شرکت کرنا تو حرام ہے' البتہ کسی شرعی ضرورت کے تحت یا دعوت و تبلیغ کے لیے شرکت کی جائے تو جائز ہے (منقول از معارف القرآن)۔

نوٹ ۳ : دیندار لوگوں کی محفل میں اگر شخصیات زیر بحث ہوں اور غیبت و بہتان کا بازار گرم ہو' تو اللہ کے حکم کی یہ خلاف ورزی بھی اس کی آیات کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ اوّل انہیں اس کام سے روکیں اور اگر نہ مانیں تو احتجاجاً واک آؤٹ کر جائیں۔

آیات ۱۴۲ تا ۱۴۷

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ
يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ
اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا
وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا
عَظِیْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۷﴾

ك س ل

كَسِلَ يَكْسَلُ (س) كَسِلًا : کاہل ہونا' سستی کرنا۔

كَسْلَانُ ج كُسَالٰى (فَعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ) : انتہائی کاہل' سُست۔ آیت زیر مطالعہ۔

ذ ب ذ ب

ذَبْذَبَ (رباعی) ذَبْذَبَةٌ : کسی لٹکی ہوئی چیز کا ہوا میں ہلنا (گھڑی کے پنڈولم کی طرح)' مضطرب ہونا۔

مُذَبْذَبٌ (اسم الفاعل جو صفت کے طور پر آتا ہے) : مضطرب ہونے والا یعنی مضطرب۔ آیت زیر مطالعہ۔

س ف ل

سَفَلَ يَسْفُلُ۔ سَفِلَ يَسْفَلُ۔ سَفُلَ يَسْفُلُ (ن۔س۔ک) سَفَالًا : (۱) نیچا یا پست ہونا۔ (۲) حقیر یا گھٹیا ہونا۔

سَافِلٌ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : پست' حقیر۔ ﴿فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ (الحجر:۷۴) ''تو کر دیا ہم نے اس (یعنی بستی) کے بلند کو اس کا پست۔''

اَسْفَلُ مؤنث سُفْلٰى (افعل تفضیل) : زیادہ پست' زیادہ حقیر۔

ترکیب : ''قَامُوْا'' کی ضمیر فاعلی ''هُمْ'' کا حال ''كُسَالٰى'' ہے۔ ''يُرَآءُوْنَ'' بھی انہی کا حال ہے۔ ''لَا يَذْكُرُوْنَ'' کی ضمیر فاعلی ''هُمْ'' کا حال ''مُذَبْذَبِيْنَ'' ہے۔ ''ذٰلِكَ'' کا اشارہ ذکر اللہ کی طرف ہے۔ ''اَلدَّرْكِ الْاَسْفَلِ'' تفضیل کل ہے۔ ''مَا يَفْعَلُ'' کا ''مَا'' استفہامیہ ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ : بے شک	الْمُنٰفِقِيْنَ : منافق
يُخٰدِعُوْنَ : دھوکہ دیتے ہیں	اللّٰهَ : اللہ کو
وَهُوَ : اور وہ	خَادِعُهُمْ : ان کو دھوکہ دینے والا ہے
وَاِذَا : اور جب بھی	قَامُوْٓا : وہ کھڑے ہوتے ہیں
اِلَى الصَّلٰوةِ: نماز کے لیے	قَامُوْا : تو وہ کھڑے ہوتے ہیں
كُسَالٰى: انتہائی سستی سے	يُرَآءُوْنَ : دکھاتے ہوئے
النَّاسَ : لوگوں کو	وَلَا يَذْكُرُوْنَ : اور وہ نہیں یاد کرتے
اللّٰهَ : اللہ کو	اِلَّا قَلِيْلًا : مگر تھوڑا سا
مُذَبْذَبِيْنَ : مضطرب ہوتے ہوئے	بَيْنَ ذٰلِكَ: اس کے دوران

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ: نہ اس طرف ہوتے ہیں	وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ: اور نہ اس طرف ہوتے ہیں
وَمَنْ: اور جس کو	يُّضْلِلِ: گمراہ کرتا ہے
اللّٰهُ: اللہ	فَلَنْ تَجِدَ: پس تو ہرگز نہیں پائے گا
لَهٗ: اس کے لیے	سَبِيْلًا: کوئی راستہ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ: اے لوگو! جو	اٰمَنُوْا: ایمان لائے ہو
لَا تَتَّخِذُوا: تم مت بناؤ	الْكٰفِرِيْنَ: کافروں کو
اَوْلِيَآءَ: کارساز	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ: ایمان والوں کے علاوہ
اَ: کیا	تُرِيْدُوْنَ: تم چاہتے ہو
اَنْ: کہ	تَجْعَلُوْا: تم بناؤ
لِلّٰهِ: اللہ کے لیے	عَلَيْكُمْ: اپنے خلاف
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا: ایک واضح دلیل	اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ: یقیناً منافق (لوگ)
فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ: سب سے نچلی گہرائی میں ہیں	مِنَ النَّارِ: آگ میں سے
وَلَنْ تَجِدَ: اور تو ہرگز نہیں پائے گا	لَهُمْ: ان کے لیے
نَصِيْرًا: کوئی مددگار	اِلَّا الَّذِيْنَ: سوائے ان کے جنہوں نے
تَابُوْا: توبہ کی	وَاَصْلَحُوْا: اور اصلاح کی
وَاعْتَصَمُوْا: اور مضبوطی سے پکڑا	بِاللّٰهِ: اللہ کو
وَاَخْلَصُوْا: اور خالص کیا	دِيْنَهُمْ: اپنے دین کو
لِلّٰهِ: اللہ کے لیے	فَاُولٰٓئِكَ: تو وہ لوگ
مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ: مومنوں کے ساتھ ہیں	وَسَوْفَ: اور عنقریب
يُؤْتِ: دے گا	اللّٰهُ: اللہ
الْمُؤْمِنِيْنَ: مومنوں کو	اَجْرًا عَظِيْمًا: ایک شاندار بدلہ
مَا: کیا	يَفْعَلُ: کرے گا
اللّٰهُ: اللہ	بِعَذَابِكُمْ: تمہارے عذاب سے
اِنْ: اگر	شَكَرْتُمْ: تم شکر کرو
وَاٰمَنْتُمْ: اور ایمان لاؤ	وَكَانَ: اور ہے
اللّٰهُ: اللہ	شَاكِرًا: بھلائی کا حق ادا کرنے والا
عَلِيْمًا: جاننے والا	

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۲

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا
خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ:

لَا يُحِبُّ : نہیں پسند کرتا	اللّٰهُ : اللہ
الْجَهْرَ : نمایاں کرنا	بِالسُّوْٓءِ : برائی کو
مِنَ الْقَوْلِ : بات سے	اِلَّا : سوائے اس کے
مَنْ : جس پر	ظُلِمَ : ظلم کیا گیا
وَكَانَ : ہور ہے	اللّٰهُ : اللہ
سَمِيْعًا : سننے والا	عَلِيْمًا : جاننے والا
اِنْ : اگر	تُبْدُوْا : تم نمایاں کرو
خَيْرًا : کسی بھلائی کو	اَوْ : یا
تُخْفُوْهُ : چھپاؤ اس کو	اَوْ : یا
تَعْفُوْا : درگزر کرو	عَنْ سُوْٓءٍ : کسی برائی سے
فَاِنَّ : تو یقیناً	اللّٰهَ : اللہ
كَانَ : ہے	عَفُوًّا : بے انتہا درگزر کرنے والا
قَدِيْرًا : قدرت رکھنے والا	اِنَّ : بے شک
الَّذِيْنَ : جو لوگ	يَكْفُرُوْنَ : انکار کرتے ہیں
بِاللّٰهِ : اللہ کا	وَرُسُلِهٖ : اور اس کے رسولوں کا
وَيُرِيْدُوْنَ : اور چاہتے ہیں	اَنْ : کہ
يُّفَرِّقُوْا : وہ فرق کریں	بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ : اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان
وَيَقُوْلُوْنَ : اور وہ کہتے ہیں کہ	نُؤْمِنُ : ہم ایمان لاتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِبَعْضٍ: کسی پر

بِبَعْضٍ: کسی کا

اَنْ : کہ

بَیْنَ ذٰلِکَ : اس کے درمیان

اُولٰٓئِکَ : وہ لوگ

حَقًّا : یقیناً

لِلْکٰفِرِیْنَ : کافروں کے لیے

وَالَّذِیْنَ : اور جو لوگ

بِاللّٰہِ: اللہ پر

وَلَمْ یُفَرِّقُوْا : اور انہوں نے فرق نہیں کیا

مِّنْھُمْ : ان میں سے

سَوْفَ : عنقریب

اُجُوْرَھُمْ: ان کے اجر

غَفُوْرًا : بے انتہا بخشنے والا

وَّنَکْفُرُ : اور انکار کرتے ہیں

وَّیُرِیْدُوْنَ : اور چاہتے ہیں

یَّتَّخِذُوْا : وہ بنائیں

سَبِیْلًا : ایک راستہ

ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ : ہی کافر ہیں

وَاَعْتَدْنَا: اور ہم نے تیار کیا

عَذَابًا مُّھِیْنًا : ایک رسوا کرنے والا عذاب

اٰمَنُوْا : ایمان لائے

وَرُسُلِہٖ : اور اس کے رسولوں پر

بَیْنَ اَحَدٍ : کسی ایک کے درمیان

اُولٰٓئِکَ : وہ لوگ ہیں

یُؤْتِیْھِمْ : وہ دے گا جن کو

وَکَانَ اللّٰہُ : اور اللہ ہے

رَّحِیْمًا : ہر حال میں رحم کرنے والا

نوٹ : آیت ۱۴۸ میں ہدایت کی گئی ہے کہ اشخاص کے تعین کے ساتھ برائی کا اظہار صرف مظلوم کے لیے جائز ہے' دوسروں کے لیے اللہ اس کو پسند نہیں فرماتا۔ دوسرے شخص کو اگر کسی برائی کا ذکر کرنا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ عام صیغے میں بات کرے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ عام صیغے میں فرماتے تھے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ (تدبر القرآن)

آیت ۱۴۸ اور ۱۴۰ کا حاصل یہ ہے کہ ظلم کے جواب میں ظلم کرنا جائز نہیں ہے' بلکہ ظلم کا بدلہ انصاف سے ہی لیا جا سکتا ہے اور بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنا اور معاف کر دینا بہتر ہے۔ (معارف القرآن)

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 45 روپے اشاعت عام: 25 روپے

© rasailojaraid.com